گوہر شاہی کی گمراہی پر عدالت کا فیصلہ

تحریر: ثروت جمال اصمعی

ریاض احمد گوہر شاہی کے خیالات غیر اسلامی اور توہین آمیز ہیں

گمراہ کن عقائد کی تبلیغ پر گوہر شاہی کے پیرو کو ۷ اسال قید بامشقت اور ایک لاکھ روپے جرمانے کی سزا

ضعیف الاعتقادی کا پودا بے علمی کی زمین ہی میں پھلتا پھولتا ہے اسی لئے دین کے نام پر بازی گری کرنے والے ہر دور میں دین سے محبت مگر دین سے بے خبری میں مبتلا عوام کا بڑی آسانی سے استحصال کرتے رہے ہیں۔ تاریخ اس طرح کی مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ مختلف مسلم کا ادوار میں باطنی تحریکیں عوام کی اس بے علمی کے سبب اتنی طاقت حاصل کرتی رہیں کہ ان کے جال سے لوگوں کو آزاد کرانے میں علمائے حق کو سخت محنت کرنی پڑی۔

ماضی قریب میں دین کے نام پر گمراہی کی سب سے بڑی تحریک مرزا غلام احمد قادیانی کا دعوائے نبوت ہے اس فتنے کو سو سال گزر جانے اور اس کے وابستگان کے آئینی طور پر کافر قرار پا جانے کے باوجود آج بھی اس کے خلاف علماء کیجد و جہد جاری ہے۔ مختلف ادارے اور تنظیمیں اس مقصد کیلئے قائم اور ہمہ وقت مصروف ہیں۔ دین کے تحفظ کے لئے مستعدی اور چوکسی کی یہ ایک اچھی مثال ہے۔ علمائے حق کو دور حاضر میں اٹھنے والی گمراہیوں کے معاملے میں بھی یہی روش اپنانی چاہیے تاہم ہماری عاجزانہ رائے میں اس حوالے سے ان کے ہاں خاصی کوتاہی نظر آتی ہے۔ مثلاً گزشتہ چند سالوں کے دوران اپنے عجیب و غریب دعوؤں اور خیالات کی بنیاد پر ملک کے اندر اور باہر ریاض احمد گوہر شاہی کی تحریک نے بڑی شہرت حاصل کی ہے، ان دعوؤں میں سورج، چاند، آسمان اور حجر اسود میں گوہر شاہی کے عکس کا ظہور اور حضرت عیسی علیہ السلام سے ان کی ملاقات جیسے دعوے بھی شامل ہیں۔ یہ دعوے واضح طور پر گمراہ کن اور غیر حقیقی نظر آتے ہیں۔ اسکے باوجود علمائے حق اب تک اس جانب اس طرح متوجہ نہیں ہوئے جس طرح ہونا چاہیے تھا، اسی لئے عوام اس بارے میں کچھ زیادہ باخبر نہیں اور اس تحریک کی تبلیغی سرگرمیاں بلا روک ٹوک ملک بھر میں جاری ہیں۔

تاہم تین ہفتے پہلے اس ایک اہم پیش رفت یہ ہوئی ہے کہ ملک کی ایک عدالت نے ریاض احمد گوہر شاہی کو نبی ماننے والے ایک شخص کو گوہر شاہی کے اس حوالے سے "غیر اسلامی توہین آمیز، دشنامی، اشتعال انگیز اور قابل اعتراض خیالات" کا پرچار کرنے کے جرم میں مجموعی طور پر ۷ اسال قید بامشقت اور ایک لاکھ روپے جرمانے کی سزا سنائی ہے۔ یوں عدالتی اور قانونی طور پر یہ بات طے ہو گئی ہے۔ کہ گوہر شاہی کے دعوے اور خیالات گمراہ کن اور خلافِ اسلام ہیں۔ جب ان خیالات کی محض تشہیر قانونی طور پر اتنا سنگین جرم ہے جس پر ۷ اسال قید بامشقت کی سزا دی گئی ہے تو جو شخص اس گمراہی کا سر چشمہ ہے اور سادہ لوح افراد کو اس میں مبتلا کرنے کا ذمہ دار ہے اس کا جرم کس قدر سنگین ہو گا؟ اس کا اندازہ دشوار نہیں۔

۷ امارچ کو سنایا جانے والا ڈیرہ غازی خان کی خصوصی عدالت برائے انسداد دہشت گردی کے جج جناب لی اے فخری کا یہ فیصلہ حکمرانوں، علمائے دین اور عوام و خواص سب کی توجہ کا حقدار ہے عدلیہ کے ایک رکن نے اس گمراہی کی روک تھام کے حوالے سے اپنا فرض پورا کیا ہے۔ اب ذمہ داران حکومت اور علماء کرام کو بھی اس معاملے میں اپنے حصے کا کام بلا تاخیر انجام دینے کے لئے

فکر مند ہونا چاہیے۔

انگریزی زبان میں بارہ فل اسکیپ سائز صفحات پر مشتمل یہ عدالتی فیصلہ جس کے منسلکات میں متعدد دستاویزی شواہد بھی شامل ہیں یقیناً اس لائق ہے کہ اس کی تفصیلات سے زیادہ سے زیادہ لوگ واقف ہوں۔ اسی بنا پر ہم اس کا ترجمہ کسی قدر اختصار کے ساتھ ذیل میں درج کر رہے ہیں۔

ڈیرہ غازی خان کی خصوصی عدالت برائے انسداد دہشت گردی کے فاضل جج اپنے اس فیصلے میں لکھتے ہیں کہ استغاثے کے موقف کے مطابق پولیس اسٹیشن رنگ پور تحصیل مظفر گڑھ کے ایس ایچ او کے سامنے ۲ دسمبر ۹۸ء کو رنگ پور کے رہنے والے حافظ محمد اسحاق کی طرف سے جو اس مقدمے میں شکایت کنندہ ہیں ایک درخواست پیش کی گئی۔ قانونی رائے کیلئے یہ درخوست ڈی ایس پی لیگل کو بھیجی گئی اور انہوں نے بتایا کہ یہ درخواست تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵-اے کے دائرے میں آتی ہے۔ اس کے بعد اس مقدمے کی باقاعدہ ایف آئی آر درج کرلی گئی۔ ملزم محمد اسحاق کو اس مقدمے میں گرفتار کرلیا گیا۔ اسکے خلاف الزام یہ تھا کہ وہ ایسا تحریری مواد تقسیم کر رہا تھا جو مسلمانوں کے لئے توہین آمیز، دشنامی اور اسلامی تعلیمات کے خلاف تھا۔ ایسا مواد اسکے قبضے سے بھی برآمد ہوا اور اسی مقصد کے لئے قائم کردہ اس کے دفتر سے بھی ملا۔ اس مواد میں پمفلٹ، اسٹکر، وڈیو کیسٹ اور ریاض احمد گوہر شاہی کی تصاویر، مختلف بورڈ اور بینر وغیرہ شامل تھے۔ ملزم کا تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ الف کے تحت چالان کیا گیا اور ۷ ۲ جنوری ۱۹۹۹ء کو اس عدالت میں پیش کر دیا گیا اس پر ۲۹۵ الف کے علاوہ انسداد دہشت گردی کے قانون کی دفعہ ۸ کے تحت فرد جرم عائد کی گئی جسے تسلیم کرنے سے اس نے انکار کر دیا۔ اسکے بعد استغاثے کے دلائل اور گواہوں کیلئے سماعت نئی تاریخ تک کیلئے ملتوی کر دی گئی۔ استغاثے کے پہلے گواہ حافظ محمد اقبال نے جو رنگ پورا ڈسٹرکٹ مظفر گڑھ کی مسجد کے امام ہیں۔ اپنے بیان میں کہا کہ انہوں نے ۲ دسمبر ۹۸ء کو ملزم محمد اسحاق کو ایک پوسٹر اسٹکر تقسیم کرتے ہوئے دیکھا جس پر کلمہ اس طرح چھپا ہوا تھا(**لااله الاالله رياض احمد گوهر شاهی**)اور اگر ریاض احمد گوہر شاہی کے الفاظ مٹا دیئے جائیں تو لفظ اللہ نامکمل رہ جاتا ہے۔ اسی اسٹکر پر گوہر شاہی نے اپنی تصویر چاند، سورج، حجر اسود اور خلاء میں دکھائی ہے۔ ریاض احمد گوہر شاہی نے اس اسٹکر کی پانچویں تصویر میں چاند میں بھی کلمہ طیبہ کو اس طرح لکھا ہوا دکھایا ہے "لااله الاالله رياض احمد گوهر شاهی"۔ اسٹکر کے اوپر جو شعر نمایاں طور لکھا ہے اس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ گوہر شاہی اب تمام پوشیدہ جگہوں سے نمودار ہو رہے ہیں ۔ شعر کے الفاظ یہ ہیں :

زمانہ آیا ہے بے حجابی کا' عام دیدارِ یار ہوگا　　　سکوت تھا پردہ دار جس کا وہ راز اب آشکار ہوگا

گواہ نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے مزید کہا کہ ملزم اس نے اس اسٹکر کی تقسیم پر ملزم سے احتجاج کیا اور اسے اس عمل سے باز رہنے کو کہا لیکن ملزم نے باصرار کہا کہ ریاض احمد گوہر شاہی اس کے نبی ہیں، وہ اپنی جان بھی اس پر قربان کرنے کو تیار ہے اور کوئی بھی شخص اسے اس پیغام کو پھیلانے سے جو مذکورہ اسٹکر پر درج ہے، روک نہیں سکتا۔ گواہ نے مزید بتایا کہ ڈاکٹر ملازم حسین اور محسن مشتاق سمیت دوسرے لوگوں نے بھی ملزم کو یہ اسٹکر تقسیم اور چسپاں کرتے دیکھا ہے جس کے بعد تھانے میں درخواست دینے کا فیصلہ کیا گیا.......... ملزم کی گرفتاری کے بعد ۶ دسمبر ۹۸ کو گواہوں کی موجودگی میں ملزم کی نشاندہی کے مطابق اس کے دفتر پہ چھاپہ مارا گیا ۔ دفتر سے جو لٹریچر برآمد ہوا اس میں روشناس، مینارِ نور، روحانی سفر، تریاق القلب، یادگار لمحات، نورِ ہدایت نامی کتابوں کے علاوہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی تصویر، اسٹکر، وڈیو کیسٹ، آڈیو کیسٹ، ہینڈبل، گوہر شاہی کی تصویریں اور مختلف تصویری بینر شامل تھے۔

استغاثے کے دوسرے گواہ ملازم حسین نے بتایا کہ اس نے بھی ملزم کو "**لااله الا الله رياض احمد گوهر شاهی**" والے قابل اعتراض کلمہ پر مبنی اسٹکر تقسیم کرتے دیکھا، جسے دیکھ کر وہ مشتعل ہوا اور ایک مسلمان کی حیثیت سے اس کے

احساسات شدید طور پر مجروح ہوئے۔ استغاثے کے تیسرے گواہ محسن مشتاق نے بھی پہلے دو گواہوں کی توثیق کرتے ہوئے بتایا کہ اسٹیکر پر "لااله الاالله" کے بعد "محمدرسول الله" کی بجائے "ریاض احمد گوہر شاہی" لکھا ہوا تھا۔ چوتھے گواہ خواجہ مشتاق احمد نے اس بات کی تصدیق کی کہ ملزم کا دفتر پولیس نے اسکے سامنے کھولا اور دفتر کی الماری سے ملزم نے روحانی سفر، روشناس، تحفۃ المجالس، تریاق القلب اور دوسری کتابیں نکال کر دیں۔ قابل اعتراض کلمے پر مبنی اسٹکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصویر اور دوسرے پمفلٹ اور گوہر شاہی کی تصاویر وغیرہ بھی اس موقع پر ملزم نے پولیس کی تحویل میں دیں۔ ایف آئی آر کے اندراج کی تفصیل اور تحقیقاتی افسر ایس آئی فتح محمد خان کے بیانات کے بعد فیصلے میں وکیل صفائی کا ذکر کرتے ہوئے کہا گیا ہے۔ کہ فاضل وکیل صفائی نے استغاثے کے تمام گواہوں پر جرح کے بعد یہ موقف اختیار کیا کہ ملزم کے پاس سے کوئی قابل اعتراض مواد برآمد نہیں ہوا، اسکے پاس سے جس لٹریچر کی برآمدگی کا الزام ہے وہ مبہم ہے۔ شکایت کنندہ اور گواہوں سے فرقہ وارانہ اختلافات کی بنا پر اس کے خلاف یہ مقدمہ بنوایا ہے۔ کیونکہ ملزم اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھتا ہے جبکہ شکایت کنندہ اور گواہان دیوبندی مکتب فکر کے ہیں۔

ملزم نے بھی اپنے بیان میں تمام الزامات سے انکار کیا۔ ملزم نے اپنی صفائی میں دو گواہ پیش کیے۔ پہلے گواہ محمد عظیم نے اپنے بیان میں کہا کہ چار دسمبر ۹۸ء کو ملزم کو پولیس نے گواہ کے کھیت سے جہاں ملزم کام کر رہا تھا گرفتار کیا۔ اس نے بتایا کہ ملزم اسکا چچازاد بھائی اور برادر نسبتی ہے اور ریاض احمد گوہر شاہی کا پیرو ہے۔ گواہ کے اپنے بیان میں یہ بھی کہا کہ اس نے ایس ایچ او سے معاملہ قرآن پر طے کرنے کو کہا لیکن ایس ایچ او نے شکایت کنندہ کو مطمئن کرنے کی ہدایت کی۔ گواہ نے ایس ایچ او پر ملزم کی رہائی کیلئے بیس ہزار روپے طلب کرنے کا الزام بھی لگایا۔ صفائی کے دوسرے گواہ محمد امین نے جس کا ہوٹل مقام وقوعہ کے قریب ہے، بتایا کہ چونکہ بجلی نہ ہونے کی وجہ سے وہ دوپہر ہی کو اپنا ہوٹل بند کر چکا تھا۔ اس لئے اگرچہ وہ اس دن چار پانچ بجے شام اپنے ہوٹل میں موجود تھا مگر ایسا کوئی واقعہ دیکھ نہیں سکا۔ ملزم اپنی صفائی میں اپنا بیان حلفی ریکارڈ کرانے کے لیے گواہی کے کٹہرے میں آنے کے لیے تیار نہیں ہوا۔ ملزم کے وکیل صفائی نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ یہ فرقہ وارانہ اختلافات کا معاملہ ہے۔ ملزم اہلسنت والجماعت عقائد رکھتا ہے جبکہ شکایت کنندہ اور گواہان دیوبندی ہیں۔ ملزم پر اسٹکر اور لٹریچر کی تقسیم کا الزام غلط ہے۔ اس نے گوہر شاہی کے خیالات کی تشہیر کا ارتکاب بھی نہیں کیا۔ صفائی کے دونوں گواہوں کے بیانات سے اس موقف کی توثیق ہوتی ہے۔

دوسری جانب وکیل سرکار اور ان کے معاونت کرتے ہوئے شکایت کنندہ کے وکیل نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ مذکورہ اسٹکر سے گوہر شاہی کی نیت بالکل واضح ہے۔ اس نے اس اسٹکر پر اپنا نام "لااله الا الله" کے بعد "محمد رسول الله" کی جگہ چھاپا ہے۔ جس کی شکل پر یہ بنتی ہے "**لااله الا الله ریاض احمد گوهرشاهی**" جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس اسٹکر پر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے نبی کی حیثیت سے پیش کر رہا ہے۔ اس اسٹکر سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ گوہر شاہی نبوت کا دعویٰ کر چکا ہے۔ جبکہ غلام احمد قادیانی تک کلمہ طیبہ میں اپنا نام شامل کرنے کی ہمت نہیں کر سکا تھا۔ اس کے باوجود تمام مسلم دنیا اسے کافر قرار دے چکی ہے۔ وکیل سرکار نے کہا کہ گوہر شاہی نے اس اسٹکر کے ذریعے خود کو چاند سورج وغیرہ میں دکھایا ہے۔ یہ بڑی عجیب بات ہے کہ آخر وہ چاند سورج اور حجر اسود وغیرہ میں کیسے پہنچ گیا؟ آخری نبی محمد ﷺ معراج کے سفر پر براق کے ذریعے گئے تھے۔ گویا ریاض احمد گوہر شاہی نے اپنے آپ کو دوسرے نبیوں سے برتر ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ وکیل سرکار نے برآمد ہونے والے تمام لٹریچر اور کتابوں وغیرہ کے حوالوں سے بتایا کہ گوہر شاہی نے اسلام کی تعلیمات کے خلاف قابل اعتراض اور توہین آمیز مواد شائع کیا ہے۔ وکیل صفائی کی جانب سے پیش کی گئی شہادتیں انکے موقف کی تائید نہیں کرتیں۔ صفائی کا ایک گواہ ملزم کا چچازاد بھائی بھی ہے اور برادر نسبتی بھی! جبکہ دوسرے گواہ نے کوئی ایسی بات کہی ہی نہیں کی جس سے ملزم کا دفاع ہوتا ہو۔ اس کے بعد فاضل جج اپنے فیصلے میں لکھتے ہیں کہ

نے فریقین کے دلائل تفصیل سے سنے اور اس مقدمے کے پورے ریکارڈ کی جانچ پرکھ کی خصوصاً لٹریچر، وڈیو کیسٹ آڈیو کیسٹ اور ... جو ملزم کے قبضے سے برآمد ہوئے جو اس نے قائم ہی ریاض احمد گوہر شاہی کے غیر اسلامی، توہین آمیز، دشنامی اور قابل اعتراض خیالات کی تشہیر کیلئے تھا۔ استغاثے کی طرف سے پیش کردہ گواہ جو اس مقدمے کی جزوی تک پہنچے ہر قانونی نکتے کی رو سے استغاثے کے موقف کی تائید کرتے ہیں۔ ان کی شہادتیں مربوط ہیں اور کسی شک و شبہ کے بغیر یہ ثابت ہو گیا ہے کہ ملزم نے قانونی برائے انسداد دہشت گردی کی دفعہ ۸ اور تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵-الف کے رو سے جرم کا ارتکاب کیا ہے۔

اسکے علاوہ ملزم کے دفاع میں پیش کے گئے گواہ صفائی کے کے موقف کی تائید نہیں کرتے پہلا گواہ ملزم کا چچازاد بھائی اور بر دار نسبتی ہی اور اسی گھر کا رہائش پزیر ہے جہاں ملزم رہتا ہے مزید یہ کہ وہ استغاثے کے پیش کردہ مواد کے خلاف کوئی دستاویز شہادت پیش نہیں کر سکا جبکہ صفائی کے دوسرے گواہ نے ملزم کے دفاع میں ایک لفظ بھی نہیں کہا۔ لہذا استغاثے نے اپنا مقدمہ ثابت کر دیا ہے۔ ملزم انسداد دہشت گردی ایکٹ دفعہ ۸ کی رو سے جرم کا مرتکب ہوا ہے کیونکہ وہ ایسا تحریری مواد تقسیم کرتے اور ایسا اسٹکر چسپاں کرتے پایا گیا جو کہ مسلم معاشرے کیلئے دھمکی آمیز و شنامی اور توہین آمیز ہے۔ ملزم اپنے عقیدے کی تبلیغ کے لئے ایسے مواد پر مبنی ایک دفتر بھی چلا رہا تھا۔ ملزم نے اپنے بیان میں اپنے آپ کو ریاض احمد شاہی کا پیرو بتایا ہے۔ اسلئے ملزم کا ارتکاب جرم ثابت ہے۔ لہذا انسداد دہشت گردی کے قانون کی دفعہ ۸ کے تحت سات سال قید بامشقت اور پچاس ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی جاتی ہے۔ جس کے عدم ادائیگی کی صورت میں اسے چھ ماہ کی سادہ قید **بھگتنی** ہو گی۔ وہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ الف کی خلاف ورزی کا مرتکب ہے جس کی پاداش می اسے دس سال قید بامشقت اور پچاس ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی جاتی ہے۔ جرمانے کی عدم ادائیگی کی صورت میں اسے چھ ماہ کی سادہ قید کاٹنی ہو گی عدالت کے فیصلے کا بیشتر حصہ ہم نے سطور بالا میں پیش کر دیا ہے۔ جو اسٹکر اس فیصلے کا محور تھا۔ ہمیں اس کی فوٹو کاپی موصول ہوئی ہے جسے اس مضمون کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے قارئین ملاحظ کر سکتے ہیں۔ "لاالہ الا اللہ ریاض احمد شاہی" کے الفاظ اس طرح لکھے ہیں کہ ان سے بجائے اللہ کے خود لفظ اللہ بنتا ہے۔ اس لفظ اللہ آدھا حصہ "ریاض احمد شاہی" کے الفاظ پر مشتمل ہے جسے نکال دینے سے اللہ کا نام نامکمل رہ جاتا ہے۔

اسی اسٹکر پر اقبال کے دو مصرعے اور انکے ساتھ سورج چاند آسماں اور حجر اسود میں گوہر شاہی کے عکس نمودار ہونے کے دعوے یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ معاملہ شاید نبوت کے دعوے سے بھی آگئے کا ہے کیونکہ سر دار انبیاء ﷺ سمیت کوئی بھی نبی بھی اس شان سے سے اس دنیا والوں کے سامنے نہیں آیا کہ سورج، آسمان اور چاند، خلاء میں اس کا عکس دکھائی دے رہا ہو...... ؎

"زمانہ آیا ہے بے حجابی کا عام دیدار یار ہو گا　　سکوت تھا پردہ دار جس کا وہ راز اب آشکار ہو گا"

ان مصروں کی ان دعوں کے ساتھ اشاعت کا آخر کیا مطلب ہے؟ سورج چاند سے جھانکنے کا دعوی کرنے والے گوہر شاہی کہیں اپنے سادہ لوح مقعدوں کو اس مرحلے تک لے جانے کے مصوبے پر تو عمل پیرا نہیں جس کی خواہش کا اظہار اقبال ہی کے ایک شعر میں یوں ہے ؎

کبھی اے حقیقتِ منتظر نظر آ لباس مجاز میں　　کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مری جبینِ نیاز میں

دنیا میں پرستش کے لیے پیکر محسوس کے خواہش مندوں کی آج بھی کمی نہیں۔ اگر موسیٰ علیہ السلام کی موجودگی میں ان کے امتی ایک ایسے خدا کی فرمائش کر سکتے تھے جس کو دیکھا اور چھوا جا سکے اور اس فرمائش کی عدم تعمیل پر بچھڑے کو خدا بنا کر پوج سکتے ہوں تو امت محمدی کے اندر جس میں قبروں اور مزاروں کو پوجنے والے آج بھی بے شمار ہیں اور جن کی بے علمی ہر دور میں دین کی آڑ میں نفس ... کا کھیل کھیلنے والوں کیلئے زرخیز زمین ثابت ہوتی ہے ایسے افراد کی موجودگی کوئی تعجب کی بات نہیں ج و فریب عقیدت میں مبتلا ... کر کسی ...

بقیہ صفحہ نمبر ۱۵